قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 11 نومبر 2020ء | 23 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:267

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مجالس ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری جنت مانگتے ہیں اور دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اچھا اگر وہ میری بخشش چاہتے ہیں، بخشش طلب کرتے ہیں تو میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دے دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔ تو فرشتے اس پہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ان میں فلاں خطا کار شخص بھی تھا۔ وہ وہاں سے گزرا اور انہیں ذکر کرتے دیکھ کر یونہی ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل مجالس الذکر حدیث نمبر ۴۹۸۳)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

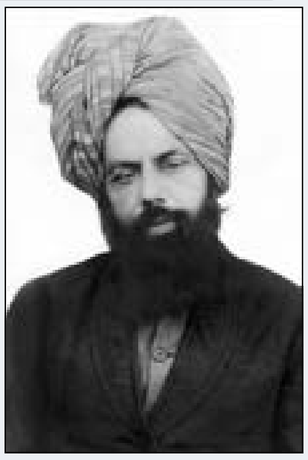

نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے۔ لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہو گا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَا یَشۡقٰی جَلِیۡسُھُمۡ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے۔

غرض نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 507 ایڈیشن 1988ء)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

(سورۃ توبہ: 119)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمان خلیفہ وقت

’’جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ایسی گندی جگہوں پر جا کر اگر پھر کوئی کہتا ہے میں کون سا یہ کام کر رہا ہوں۔ شراب خانے میں جا کر اگر کہے کہ مَیں کون سی شراب پی رہا ہوں تو فرمایا کہ ایک دن وہ اس ماحول کے زیر اثر آ جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ پینا شروع کر دے۔ اس لئے حدیث میں بھی آیا ہے شراب کی ہر قسم کی مناہی کی گئی ہے پلانے کیلئے بھی اور بنانے والے کیلئے بھی اور کشید کرنے کیلئے بھی سب کچھ۔ کچھ سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا تھا کہ جو یہاں آ کے ایسے ریسٹورنٹ میں کام کرتے ہیں جہاں شراب وغیرہ بیچی جاتی ہے تو اس کام کو ختم کریں اور ملازمتوں کو چھوڑیں اور اس کا جماعت کی طرف سے بڑا اچھا رسپانس تھا اور تقریباً سب نے ہی ایسی ملازمتیں یا ایسے کاروبار چھوڑ دیئے۔ لیکن سؤر کے گوشت کھانے پر بھی قرآن شریف میں مناہی ہے۔ ابھی بھی ایسے لوگ ہیں جو ایسے ریسٹورنٹس میں کام کرتے ہیں جہاں برگر بناتے ہیں یا برگر Serve کرتے ہیں۔ تو کہتے یہی ہیں کہ ہم کون سا استعمال کر رہے ہیں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر انسان ان چیزوں سے کسی نہ کسی طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اور یہ نہ ہو کسی دن وہ برگر استعمال بھی ہو جائے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی بچت کر لی جائے۔ اور ایسی نوکریوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں صاف ستھرا کام ہوتا ہے وہاں نوکریاں مل سکتی ہیں، ملازمتیں مل سکتی ہیں، تلاش کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑے گی۔ اور یہ اصلاح نفس کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 11/ جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائیٹ)

اس شمارہ میں

دربار خلافت
صبح مسرّت (منظوم)
حاصل مطالعہ (قسط اوّل)
تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

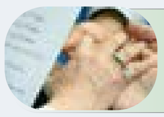

دربارِ خلافت

آج مسلمان کا کام ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

یہ قرآن کریم کے اس حکم کے تحت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یَنۡهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَلَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ (الممتحنہ:9) اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم ان سے نیکی کرو اور ان کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

تو اس میں اس حکم کی طرف ہی اشارہ ہے جو دوسری جگہ ہے کہ اگر فساد کو روکنے کے لئے تمہیں تلوار اٹھانی پڑے تو اٹھا سکتے ہو۔ ایسے لوگ جو فتنہ اور فساد پیدا کرنے والے ہیں جنہوں نے تمہارے خلاف تلوار اٹھائی ہے ان کے خلاف ایک قوم اور حکومت کی حیثیت سے اعلان جنگ کر سکتے ہو۔ لیکن اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا۔ جو تمہارے سے ٹکر نہیں لے رہا، جو تمہیں تنگ نہیں کر رہا، جو تمہارے سے جنگ نہیں کر رہا، جو تمہیں ختم کرنے کے درپے نہیں ہے، تو تمہارا یہ فرض بنتا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ان سے نیکی کرو، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اور یہی بات ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائے گی۔ اعلان جنگ ہے یا اعلان بیزاری صرف اُن کے ساتھ ہے جن کا دنیا میں فساد کے علاوہ کوئی کام نہیں۔ پس ایسے لوگوں سے دوستی رکھنے اور محبت بڑھانے کی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتا۔ لیکن جو امن میں رہ رہے ہیں ان کو بلاوجہ ان کا امن برباد کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں بھی واضح ہونا چاہئے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اعلان جنگ کرنا یا ردّ عمل کا اظہار کرنا حکومتوں کا کام ہے۔ ہر شخص جو چھوٹے بڑے گروپ کا ہے اگر اس طرح کرنے لگے تو اپنے ملک میں اپنی حکومتوں کے اندر ایک فساد کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور بدقسمتی سے یہی چیز ہے جو آج کل مختلف ملکوں میں، مسلمانوں میں جو شدت پسند بنے ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اپنے ملکوں میں فساد پیدا کیا ہوا ہے جس سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے جو بین الاقوامی سلامتی اور بین المذاہب تعلقات کے لئے بڑا اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَیُنَبِّئُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (انعام:109) اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر اُن کے ربّ کی طرف اُن کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریقِ ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ (سورۃ الانعام جزو نمبر 7) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ‘‘۔ (پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 461-460)

تو یہ ہے معاشرے میں، دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے اسلام کا حکم۔ ہر گند کا جواب گند سے دینا اپنے اوپر گند ڈالنے والی بات ہے۔ مخالف اگر کوئی بات کہتا ہے اور تم جواب میں اُن کو اُن کے بتوں کے حوالے سے جواب دیتے ہو تو وہ جواب میں خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ انتہائی مثال دے کر مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ جب بھی بات کرو تمہارے کلام میں حکمت کا پہلو ہونا چاہئے۔ یہ بھی نہیں کہ بزدلی دکھاؤ اور مداہنت کا اظہار کرو۔ لیکن مَوۡعِظَةُ الۡحَسَنَةَ کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ایک انتہائی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سمجھا دیا کہ تمہارے غلط ردّ عمل سے غیر مسلم خدا تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور ایک مسلمان کو خدا کی غیرت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ پھر تمہیں تکلیف ہو گی اور اپنے غلط الفاظ کے استعمال کی وجہ سے خدا کو گالیاں نکلوانے کے پھر تم ذمہ دار ہو گے۔ اسی طرح دوسروں کے بزرگوں کو، بڑوں کو، لیڈروں کو جب تم برا بھلا کہو گے تو وہ بھی اس طرح بڑھ سکتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کو گالیاں مت دو۔ تو کسی نے سوال

بقیہ صفحہ 4 پر

صبحِ مسرّت

آج ہر ذرہ سر طور نظر آتا ہے
جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے
ہم نے ہر فضل کے پردے میں اسی کو پایا
وہی جلوہ ہمیں مستور نظر آتا ہے
کس کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد و کلاں
نشۂ عشق میں مخمور نظر آتا ہے
شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم
کیا ہی نادم دلِ مجبور نظر آتا ہے
للہ الحمد شنیدیم کہ آں می آید
سوئے گلشن چہ عجب سروِ رواں می آید
آج ہر ایک ہے مشتاقِ لقائے شہِ دیں
گھر میں بیٹھا کوئی رہ جائے یہ ممکن ہی نہیں
ایک پر ایک گرا پڑتا ہے اللہ رے شوق
خوف ہے اوروں سے پیچھے نہ میں رہ جاؤں کہیں
سر اٹھانے کی نہ بستر سے جو ہمت پائے
کیا کرے آہ! وہ مجبور وہ زار و غمگیں
رکھ تسلی دلِ بیمار! ابھی آتے ہیں
دردِ مزمن کی دوا باعث روح و تسکیں
مرہمِ زخمِ دلِ ما درِ مہجور و حزیں
زینتِ پہلوئے ما جانِ جہاں می آید
گلشنِ حضرت احمد میں چلی باد بہار
ابر رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار
بچے ہنستے ہیں خوشی سے تو بڑے ہیں دلشاد
جذبۂ شوق کے ظاہر ہیں جبیں پر آثار
تازگی آگئی چہروں پہ کھلے جاتے ہیں
دل کی حالت کا زباں کر نہیں سکتی اظہار
مژدۂ وصل لئے صبحِ مسرت آئی
فضلِ مولا سے ہوئی دور اداسی یک بار
نور می بارد و شاداں در و سقف و دیوار
اے خوشا وقت! مکیں سوئے مکاں می آید

(الفضل‘‘25نومبر 1924ء درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ 5۔6)

مدیر کے قلم سے

اقوال و افکار

حاصل مطالعہ (قسط اول)

کچھ عرصہ قبل میرے ایک دوست جناب مقصود احمد خاں نے ایک کتاب بعنوان ''تیسری آنکھ سے'' (اقوال و افکار) خاکسار کو پڑھنے کیلئے دی۔ جو ایک مشہور و معروف دانشور، ادیب اور افسانہ نگار مسرت لغاری کی تحریر کردہ ہے۔ اس کتاب میں مصنفہ نے اپنے مجرب اور واردات قلب کو اقوال و افکار میں سمویا ہے جس میں زمانے کی تلخیاں، بدسلوکیاں، کج ادائیاں اور اپنوں وغیروں کی ستم آرائیاں تجربے کے روپ میں ڈھلی ہیں۔ موصوفہ نے ان گیارہ صد سے اُوپر تجربہ شدہ اقوال و افکار کو 62 عناوین کے تحت جمع کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دو ظاہری آنکھوں کے سوا ایک روحانی آنکھ بھی عطا کر رکھی ہے۔ بعضوں نے اسے ''کیمرے کی آنکھ'' قرار دیا ہے، جس کو استعمال میں لا کر انسان کو اپنے مستقبل کی منزل کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہر انسان کے اندر ایک اور انسان موجود ہوتا ہے جو ظاہری انسان کو اچھائی اور بُرائی کی نشاندہی کرتا ہے۔

گزشتہ دنوں ایک مریض کے ساتھ مجھے اسپتال میں کچھ گھنٹے رکنا پڑا۔ اس دوران خاکسار نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس میں درج اقوال و افکار بہت اچھے لگے۔ مفید پائے۔ موصوفہ کے تمام اقوال و افکار سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ خاکسار نے بھی بہتوں سے اختلاف کیا ہے۔ تاہم جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق پائے اور انسان کیلئے راہ ہدایت متعین کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر عنوان کے تحت ایک ایک، دو دو بغرض افادہ قارئین الفضل لندن آن لائن لندن کے لئے مسرت لغاری کے پیشگی شکریہ کے ساتھ یہاں جمع کیے جا رہے ہیں۔

رب رحیم و کریم: وہ اپنے حق میں کی ہوئی ناشکری اور احسان فراموشی دونوں کو معاف کر دیتا ہے لیکن انسان کے ساتھ انسان کی ان دونوں زیادتیوں پر اُسے پکڑ لیتا ہے۔

اگر ہمارا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک احسان اور رحم و کرم ہے تو جواباً ہمارا ہر سانس سجدہ شکر کیوں نہیں ہے؟

روحانیت کیا ہے: ضرب المثل ہے ہر کمال کے نصیب میں زوال ہے مگر یہ مثال دنیاوی عروج و زوال کے حوالے سے ہے اگر آپ روحانیت کی راہِ پُرخار پر چل کر کوئی چھوٹا سا بھی کمال حاصل کر لیتے ہیں تو وہ زوال کی زد میں نہیں آسکتا ہے کیونکہ یہ کمال آپ ذاتی زوالِ ذات کے بعد حاصل کرتے ہیں اور زوال سے کمال تک پہنچنے کے بعد زوال نہیں آتا۔

حب رسولؐ: رب کو راضی رکھنا ہے تو اس کی مخلوق کو راضی رکھو اس کی مخلوق کو راضی رکھنا ہے تو اس کے محبوبؐ کو راضی رکھو۔

کتاب روشن و حکمت: ہر روز علی الصبح وضو کرکے کتاب روشن و اکمل کو ایک دوست کی طرح گلے لگا کر ملئے۔ پورا دن آپ اس کی پناہ میں رہیں گے لیکن اس کے ساتھ چھوٹی سی شرط یہ ہے کہ آپ پورا دن اس کے اندر درج شدہ دوستی کے اصولوں پر کاربند بھی رہیئے۔

مذہب: میرے نزدیک پورا مذہب صرف چار الفاظ پر مشتمل ہے ''خدا دیکھ رہا ہے''۔

زندگی: سال میں چار موسموں کی طرح انسان کے مزاج کے بھی چار موسم ہوتے ہیں اگر آپ سال کے چار موسموں کو برداشت کر سکتے ہیں تو اپنے تعلق داروں کے مزاج کی بہار، خزاں، گرمی اور سردمہری کو برداشت کیوں نہیں کر سکتے؟ ایک عمل کو آپ موسموں کا نارمل پن کہتے ہیں اور دوسرا عمل نارمل زندگی گزارنے کا تقاضا ہے۔

موت: کبھی انسان نے خیال بھی کیا کہ جب وہ کسی سے تھوڑی دیر کے لئے ملنے جاتا ہے تو کتنی تیاری کر کے جاتا ہے اور جس مالک کائنات سے اس کی موت کے بعد دائمی ملاقات کے لیے جانا ہے پوری زندگی میں اس کے لئے کتنی تیاری کی ہے؟

ضمیر: ہمارے اندر ہمارا ضمیر ایک فلٹر کی حیثیت رکھتا ہے کیا حرج ہے اپنی ہر سوچ، ہر عمل اور ہر قول کو پہلے اس میں سے گزار لیا جائے؟

ضمیر ہر انسان میں ایک کمپیوٹر کی طرح نصب ہے جو ہماری روحانی طاقتوں سے روشنی لے کر چلتا ہے اس کی روشنی کبھی دھیمی نہیں پڑتی، فیل نہیں ہوتی نہ ہی اس میں (انسانی تخلیق) جیسے کمپیوٹر کی طرح وائرس آتا ہے کہ بجلی چلی جائے تو بجھ جائے۔ وائرس آجائے تو بند ہو جائے بلکہ ہماری اسی شفاف ضمیر کی سلامتی پر کاروبارِ دنیا کا انحصار ہے خدانخواستہ جس روز دنیا بھر کے انسانوں کے ضمیر میں وائرس آ گیا تو وہ دنیا کی زندگی کا آخری دن ہوگا سو کوشش کیجئے کہ اپنے ضمیر کے کمپیوٹر میں کھرا مواد فیڈ کریں یہ آپ کو کامیابیوں کا سو فیصد رزلٹ دکھائے گا۔

عبادت: مجھے یقین ہے کہ صحت اور درازیٔ عمر کا راز عبادت میں ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ گھنٹوں کی عبادت کے بعد جائے نماز سے خالی ہاتھ، خالی دل اور خالی دامن اُٹھ آتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اچانک معبود کے ساتھ رابطے میں آجاتے ہیں مگر دوسری کیفیت آپ پر تب طاری ہوسکتی ہے یا ہوتی ہے جب آپ اندر باہر سے مکمل طور پر شفاف، کھرے، اور خود آگاہ ہو جائیں۔

بات نماز کی نیت کی ہوتی ہے نیت نماز کی ہو تو اسی مٹی سے بھی تیمم کر کے مستجاب سجدہ کیا جا سکتا ہے جو کچھ دن پہلے نمازی کے پاؤں تلے موجود تھی لیکن اگر عبادت کے لیے نیت ٹھیک نہیں تو پھر پوری زندگی نماز کے لیے پاک صفوں پر بیٹھے رہو قبولیت کی گھنٹی نہیں بجے گی۔

کردار: کسی کی طرف سے بلا جواز بدسلوکی پر آپ کے ردعمل کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ ویسے ہی ہیں جیسا کہ اُس نے آپ کو سمجھا ہے۔

جس طرح پختہ رنگ کے کپڑے پر کوئی دوسرا نہیں چڑھتا نہ ہی خود اس کا اپنا رنگ اترتا ہے اسی طرح اگر آپ کی تربیت اور کردار بھی پختہ ہے تو نہ لوگ آپ کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ آپ خود بگڑ سکتے ہیں نہ ہی حوادث زمانہ آپ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

دنیا: جس طرح سونے پر کوئی دوسرا رنگ نہیں چڑھ سکتا اسی طرح اگر آپ بھی کھرے ہیں تو دنیا آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

اس ناپائیدار اور خودغرض دنیا کے غرضی مت بنیں کیونکہ یہ کسی کی نہیں ہے اس نے بجائے خود روزِ حشر ختم ہو جانا ہے جب کہ آپ کے اعمال کا حساب حشر کے بعد بھی جاری و باقی رہے گا۔

آخرت: دنیا میں انسان کے کانوں کے لئے شیریں ترین آواز اس کا اپنا نام ہے لیکن آخرت میں جب حساب کے لئے اس کا نام پکارا جائے گا تو اپنا ہی پیارا نام نہ سننا چاہے گا۔

گناہ: حیرت ہے سودا لیتے وقت ہم جس دکاندار سے ایک بار دھوکہ کھا لیتے ہیں دوبارہ اُس سے سودا لینے کی غلطی نہیں کرتے مگر عام روزمرہ زندگی میں جو غلطیاں اور گناہ بار بار کرتے ہیں اس سے توبہ تائب نہیں ہوتے۔

جنت و دوزخ: حیرت کی بات ہے انسان نے خود کو گرمی کی شدت اور دھوپ کی حِدت سے بچانے کے لئے ٹھنڈی ہوا کو مشینوں میں قید کرلیا ہے لیکن جہنم کا یہ قیدی روزِ محشر کی مائع آگ سے بچنے کے لئے کوئی چارہ نہیں کرتا۔

نیکی: جب بھی وقت ملے جس قدر بھی ممکن ہو سکے نیکی اور نیک جذبوں کی investment کرتے رہیں یہ سوچے بغیر کہ آپ کو اس دنیا میں اس کا کتنا profit ملے گا دوسری دنیا کے حساب میں آپ کا profit اصل زر سے بڑھ رہا ہے۔

جس طرح حد سے بڑھی ہوئی مٹھاس ایک خاص حد کے بعد کڑوی لگنے لگتی ہے اسی طرح احسان فراموش شخص کے ساتھ آپ کی حد سے بڑھی ہوئی نیکی بھی ایک خاص مقام پر جا کر بدی میں بدل جاتی ہے۔۔۔یہی وجہ ہے کہ وہ نیکی کی ایک خاص مقدار جذب کرنے کے بعد باقی نیکی کو آپ کے منہ پر دے مارتا ہے۔ ظاہر ہے جاذب کاغذ میں جتنی capacity ہوگی آپ اُسے کم یا زیادہ نہیں کر سکتے۔

جس طرح کوئی پیاسا انسان بھرے کنوئیں کے پاس آ کر اپنی پیاس بجھاتا ہے اور اس کا شکریہ ادا کئے بغیر واپس چلا جاتا ہے اس کے اس عمل سے نہ تو کنوئیں میں سے گلاس بھر پانی نکلنے سے کوئی کمی واقع ہوتی ہے نہ ہی وہ اس پر کوئی ردعمل ضروری سمجھتا ہے اسی طرح آپ بھی اگر اپنی فطرت میں نیک ہیں، دریا دل ہیں جذبہ انسانیت سے لبریز ہیں تو لوگ آپ سے مسلسل اپنے مفادات کی پیاس بجھاتے رہیں گے، آپ کے احسانات کے بدلے میں آپ کی صاف و شفاف نیت پر کیچڑ اچھالتے رہیں گے صدمات پہنچاتے رہیں گے لیکن آپ نیکی کے آب حیات سے لبالب بھرے ہوئے کنوئیں کی طرح کسی بھی قسم کے ردعمل کا اظہار نہ کریں آپ پیاسوں سے پیاس بجھانے یا بُروں سے نیکی یا احسانات وصول کرنے کی رسید کس طرح لے سکتے ہیں؟

بدی، بدنیتی: جس طرح دو مخالف سمتوں سے آنے والی دو گاڑیوں کے ٹکرانے سے آواز پیدا ہوتی ہے اور شور سن کر لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور قصوروار و بے قصور کے لیے چھانٹی اور پکڑ دھکڑ

شروع ہوجاتی ہے۔ گاڑیوں کے نمبر اور مجرم کا نام نوٹ کیا جاتا ہے اور معاملہ عدالت تک جا پہنچتا ہے بعینہٖ زمین پر بھی جب کبھی نیکی اور بدی کا تصادم ہوتا ہے تو آسمان پر بھی ایسا ہی شور اٹھتا ہے۔ طرفین کے نام پتے نوٹ کئے جاتے ہیں اور انصاف کے لئے عدالت سج جاتی ہے۔ سوقصور وار و بدکار باخبر ہیں وہ لحظہ لحظہ اُوپر درج ہو رہے ہیں۔ ان کی ایف آئی آر کاٹی جارہی ہے۔

بدی اور بدنیتی سے بچیں یہ دونوں بدیاں دلدل کی مانند ہیں جس سے آپ کبھی بھی باہر نہیں نکل سکیں گے ایک پاؤں اندر اُترے گا تو دوسرا باہر آئے گا مگر رہیں گے آپ کیچڑ ہی میں۔

عادت عجیب چیز ہے ایک بے جان چیز کے فعل کا بھی آپ وقت مقرر کر لیتے ہیں تو عین اسی ٹائم پر آپ کو وہ کام کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر ٹائم پیس کو ایک مقررہ وقت پر آپ چابی دیتے ہیں، نہ دیں تو رک جاتی ہے اسی طرح انسان بھی جب بدی بدنیتی کا عادی ہوجاتا ہے تو اس سے باز نہیں رہ سکتا پھر کیوں نہ نیکی کو روح میں رچا بسا لیا جائے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ گزارہ نہ رہے؟

محبت: یہ جذبہ الفاظ کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ کھرا جذبہ لفظ نہیں عمل ہوتا ہے جس طرح آپ بیک وقت منہ سے گالی دینے کے فوراً بعد مدمقابل سے محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتے اسی طرح کھری محبت کسی بھی مقام پر اور کسی بھی لمحے نفرت تخلیق نہیں کرسکتی۔

محبت ایک خوبصورت جذبہ ہے جو آپ کو بھی خوبصورت کر دیتا ہے بلکہ محبت کرنے والے چہرے سے زیادہ خوبصورت چہرہ زمین کے چہرے پر اور کوئی چہرہ نہیں ہوسکتا ایسی خوبصورت محبت کسی بھی رشتے میں ہوسکتی ہے۔

نفرت: نفرت کرنا کسی بھی گناہ سے بڑا گناہ ہے بلکہ نفرت ہی تمام گناہوں کی جڑ ہے کیونکہ جب آپ کسی سے نفرت کر رہے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کا اخلاقی معیار ختم ہوجاتا ہے اور جب اخلاقی معیار، اصول اور محبت ہی دل سے ختم ہوجائے تو گناہ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

اعمال: کسی کے ساتھ آپ کا اچھا یا بُرا سلوک دونوں دنیاؤں میں آپ کے نام پر ڈیپازٹ ہو رہا ہے بینک سے پیسے نکالنے کی طرح اس کا چیک بھی کیش کرانے سے پہلے چیک کرلیجئے آپ نے کیا ڈیپازٹ کرایا تھا؟

انسان سارا دن روپے پیسے کا حساب کرتا رہتا ہے اعمال کا حساب اس لئے نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ سارا گوشوارہ خسارہ ہے۔

جس طرح نظر کمزور ہو تو پڑھتے وقت کچھ صاف نظر نہیں آتا صفحات پر دھبے تیرتے نظر آتے ہیں اسی طرح اگر آپ کے اندر کی آنکھ شفاف نہیں ہے نظر نہیں رکھتی تو پھر صراط المستقیم کیسے نظر آسکتا ہے؟ ہر طرف آپ کو اپنے سیاہ اعمال کے دھبے ہی نظر آئیں گے۔

سچ: سچ اور جھوٹ قطعی اور حتمی طور پر دو الگ الگ خصوصیات ہیں اور آپ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے درجنوں جھوٹ بول سکتے ہیں مگر سچ کو جھوٹ قرار دینے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔

جس طرح بانسری کے سینے سے سُر بہت اندر سے باہر آئے تو پُر اثر ہوتا ہے بانسری نواز کی باہری سیٹیاں کچھ اہمیت نہیں رکھتیں بعینہٖ بات وہی پُر اثر ہوتی ہے جو من کی گہرائیوں سے نکلے ظاہری، باہری اور لفظی ہوشیاری اس میں اثر پیدا نہیں کرسکتی۔

جھوٹ: یقین رکھیے آپ جھوٹی قسم کھا کر کسی کو اپنی بات کا اعتبار نہیں دلا سکتے کیونکہ جب آپ قسمیہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں تو آپ کے چہرے کا تاثر اور لہجہ دونوں آپ کے خلاف سچ بول رہے ہوتے ہیں۔

جھوٹ اور سچ کی حقیقت ایسے ہے جیسے آپ دن کے وقت کسی کمرے میں بھاری سیاہ پردے گرا کر اور روشنی کی تمام درزیں بند کر کے رات تخلیق کرلیں یا رات کو ہزاروں روشنیاں جلا کر اپنا کمرہ بقعہ نور کرلیں مگر دن اور رات کے دونوں حقائق اپنی جگہ موجود رہیں گے۔ یہ دونوں کام آپ نے اپنی ذاتی اور جھوٹی تسلی کے لئے خود ہی تخلیق کر لیئے۔

رشتے رابطے: جس طرح محض ایک دانت کسی اندرونی خرابی کی وجہ سے اکیلا کھڑا نہیں رہ سکتا کھڑا رہ جائے تو دکھتا رہتا ہے یا ہلتا رہتا ہے اور آخر گر جاتا ہے اسی طرح تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ بے غرض محبت کے انمٹ رشتوں اور رابطوں کی لڑی میں جڑے ہوئے ہیں الگ الگ ہو جائیں تو ہر فرد اپنی جگہ پر ڈانواں ڈول ہو جائے گا دکھی رہے گا اور آخر کار اپنی بنیاد سے اکھڑ جائے گا۔ یاد رکھیے آپ کسی بھی رشتے میں تنہا نہیں ہیں دانتوں کی طرح رشتوں کی بنیاد میں بھی خرابی پیدا نہ ہونے دیں ورنہ لڑکھڑا کر گر پڑیں گے۔

پُرانے زمانے میں گھروں کی دیواریں اونچی ہوتی تھیں مگر قرب و جوار میں رہنے والوں کے دل آپس میں ملے ہوتے تھے آج کل جدید گھروں کی دیواریں گرا کر دلوں کے درمیان چڑھا دی گئی ہیں۔ دیوار کے پیچھے کیا قیامت اٹھ رہی ہے کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو پاتا۔

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

کیا کہ ماں باپ کو کون گالیاں نکالتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب تم کسی کے باپ کو برا بھلا کہو گے تو وہ تمہارے باپ کو گالی نکالے گا اور یہ اسی طرح ہے جس طرح تم نے خود اپنے باپ کو گالی نکالی۔ تو یہ سلامتی پھیلانے کے لئے اسلامی تعلیم ہے کہ شرک جو خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسندیدہ ہے جس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں معاف نہیں کروں گا ان شرک کرنے والوں کے متعلق بھی فرمایا کہ ان سے اخلاق کے دائرہ میں رہ کر بات کرو۔ تمہارے لئے یہی حکم ہے کہ تمہارے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں جو ایک مسلمان کی صحیح تصویر پیش کرتے ہیں۔ پس آج مسلمان کا کام ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کرے۔ باقی رہا یہ کہ جو اسلام پر استہزاء کرنے سے باز نہیں آتے ان سے کس طرح نپٹا جائے۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ ایسے لوگوں کی بدقسمتی نے ان کے فعل ان کو خوبصورت کرکے دکھائے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھی باتیں کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے آخر پھر اس زندگی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ پھر ان سے وہ سلوک کرے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ۔ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبٍ۔ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (ق:25 تا 27) یعنی اے نگرانو! اور اے گروہو!! تم دونوں سخت ناشکری کرنے والے اور حق کے سخت معاند کو جہنم میں جھونک دو۔ ہر اچھی بات سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں مبتلا کرنے والے کو۔ وہ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود بنا رکھا تھا۔ پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں جھونک دو۔

(خطبہ جمعہ 22 جون 2007ء)

☆...☆...☆

آج کی دعا

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

(سنن ترمذی کتاب الدعوات۔ حدیث نمبر 3522)

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی ثبات قلب کے حصول کی پیاری اور افضل دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2008ء میں جماعت کو اس دعا کو پڑھتے رہنے کی تحریک فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

پھر ایک حدیث میں یہ بھی روایت ہے کہ جو حضرت شَہر بن حوشبؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مَیں نے اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُمّ المومنین! آنحضرت ﷺ جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر اُمّ سلمہؓ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے کہ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اُمّ سلمہ کہتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی کہ آپ باقاعدگی سے اس کو کیوں پڑھتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2008)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط نہم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر ۔ امریکہ)

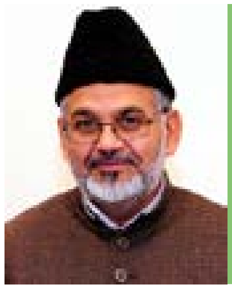

پریس کے ساتھ رابطہ

واشنگٹن میں بھی اور یہاں سے ڈیٹن کے علاقہ میں بھی پریس کے ساتھ رابطہ رکھا گیا۔ واشنگٹن میں مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں CBS والوں نے انٹرویو لیا اور میامی فلوریڈا میں دکھایا۔ اس کے علاوہ ڈیٹن میں بھی ایک ہفتہ قیام کے دوران چینل نمبر 2 اور چینل نمبر 22 نے مسجد آ کر نماز جمعہ کے دن انٹرویو لیا اور مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں نشر کیا۔

York میں جمعہ پڑھایا۔ یہاں پر 3 اخبارات والے آئے اور 2 ٹی وی چینل کے نمائندگان آئے۔ ہر دو چینلز نے اسی دن کی نشریات میں ہماری Peace Prayer اور انٹرویو کا حصہ دکھایا۔ اور 3 اخبارات نے خبریں دیں۔

ڈیٹن کے علاقہ میں ہیوبر ہائٹس سے اور فیئر بورن سے جو اخبارات نکلتے ہیں ان میں انٹرویو شائع ہوا۔

یہاں واشنگٹن کے سب سے بڑے اخبار USA Today جس کے 6 ملین ریڈرز ہیں، میں ایک سوال آیا تھا کہ امریکہ کو 15 جنوری کے بعد کیا کرنا چاہئے؟ خاکسار نے اس کا جواب بھجوایا تو وہ بھی شائع ہوا۔ اس اخبار میں انٹرویو بھی شائع ہوا تھا۔

اس کے علاوہ فرنٹیئر پوسٹ جو پاکستان میں پشاور اور لاہور سے شائع ہوتا ہے، اس کے نمائندہ سے فون پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے بھی ہمارے پریس ریلیز کی خبر بنا کر پاکستان بھجوائی۔ اسی طرح انہیں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں بھی خاکسار نے تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس پر بھی انہوں نے ایک سٹوری بنا کر اخبار کے لئے بھجوائی۔

گورنر آف اوہایو کو مبارک باد کا خط

اوہایو کے نئے گورنر کا 4 سال کے لئے انتخاب ہوا۔ ان کو خاکسار نے مبارک باد کا خط لکھا۔ ان کی طرف سے شکریہ کا جواب بھی آیا۔

ڈیٹن میں نئے سال کی آمد پر یہاں کانگرس مین کے دفتر گیا اور سب کو نئے سال کی مبارک باد بھی دی۔ اسی طرح دیگر سرکاری محکموں میں بھی جا کر انفرادی طور پر لوگوں سے ملاقات کر کے انہیں نئے سال کی مبارک باد دی۔ پریس کے نیوز ڈائریکٹرز سے خصوصاً چینل نمبر 22، چینل نمبر 2، ڈیلی ڈیٹن نیوز کے دو رائٹرز سے اور ہیوبر ہائٹس کے اخبار کے ایڈیٹر اور فیئر بورن کے ایڈیٹر اور زینیا گزٹ کے ایڈیٹر سے فون پر رابطے کے علاوہ وہاں جا کر بھی ان سے ملا۔

واشنگٹن کے چینل نمبر 4 سے رابطہ کیا گیا۔ وہ مسجد آئے۔ انہوں نے مڈل ایسٹ کے بارے میں نصف گھنٹہ تک خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کو جو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی پوری کوریج دی۔ اس کے بعد جماعت کے مختلف احباب سے انہوں نے انٹرویو لیا جن میں خاص طور پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم مسعود ملک صاحب شامل تھے۔ قریباً 2 گھنٹے انہوں نے مسجد میں گزارے اور کہنے لگے کہ آج شام کی نشریات میں یہ دیں گے۔ مگر انہوں نے کوئی خبر نہیں دی۔ خاکسار نے 2 دن بعد پھر ان سے رابطہ کیا تو کہنے لگے کہ ہمارے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ وہ کچھ اور موضوع چاہتے تھے۔ اس وجہ سے ہم نشر نہیں سکے۔

اس کے علاوہ ڈیٹن اور علاقہ کے دیگر پریس اور اخبارات کے ساتھ بذریعہ فون بھی رابطہ رکھا گیا۔

سفارتخانوں سے رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل سفارتخانوں سے رابطہ کیا گیا:

1۔ آسٹریلیا: آسٹریلیا کے سفیر صاحب سے ملاقات کا وقت لے لیا گیا تھا۔ مگر 4 روز بعد سفارتخانے سے فون آیا کہ سفیر صاحب کو آسٹریلیا جانا پڑ گیا ہے اس وجہ سے وہ تو ملاقات نہ کر سکیں گے البتہ مسٹر کرسٹوفر لیمب Mr.Christopher Lamb جو کہ منسٹر ہیں، وہ آپ سے ملاقات کریں گے۔ چنانچہ خاکسار برادر رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ واشنگٹن کو ساتھ لے کر ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ ان کی خدمت میں قرآن کریم شارٹ کمنٹری اور حضور کا آسٹریلیا میں فرمودہ خطاب کی کاپی پیش کی۔ ملاقات ایک گھنٹہ 10 منٹ تک رہی۔ مختلف موضوعات مثلاً موجودہ مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں، جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں فرق کے بارے میں بہت ہی اچھے اور دوستانہ ماحول میں بات ہوئی۔ خاکسار ان کے ساتھ مستقل طور پر یہاں سے بھی رابطہ رکھے گا۔ یہ مسٹر لیمب دیگر ممالک میں آسٹریلیا کے سفیر بھی رہ چکے ہیں۔ مڈل ایسٹ کے تعلق سے خاکسار نے اپنا موقف بیان کیا نیز یہ بھی کہا کہ اگر آپ کی حکومت وہاں پر امن کے لئے کوشش کرے تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

2۔ جاپان: جب جاپان کے سفارتخانے میں رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ گلف کے حالات کی وجہ سے سفیر صاحب تو آج کل بہت مصروف ہیں ان کی بجائے سفارتخانے کے منسٹر آف پبلک آفیسرز آپ سے ملاقات کریں گے۔

چنانچہ مکرم محترم ملک مسعود صاحب، مکرم برادر رشید صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب کے ساتھ خاکسار ان سے ملنے گیا۔ ان کا نام Mr.Hideaki Ueda ہے۔ 20 منٹ ملاقات رہی۔ انہیں جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن مجید پیش کیا گیا۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ پھر مختلف سوالات کئے۔ خاص طور پر یہ سوال کہ مسلمان دہشت گردی پھیلاتے ہیں کیا آپ کا مسلک بھی ایسا ہی ہے؟ خاکسار نے اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔

3۔ ٹوگولینڈ کے سفارتخانے سے جب رابطہ کیا گیا تو پہلے 3، 4 دن تک یہی کہتے رہے کہ آپ کی درخواست پر غور ہو رہا ہے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ سفیر صاحب بہت مصروف ہیں وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔

4۔ اٹلی کے سفارت خانے میں ابھی مسئلہ زیر غور ہے ان کے ساتھ رابطہ کیا جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

5۔ سپین کے سفارت خانے سے بھی رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمارے سفیر صاحب مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں ضروری مشورہ کرنے کی خاطر سپین گئے ہوئے ہیں۔ جب آئیں گے پھر آپ کو مطلع کیا جائے گا۔

6۔ گوئٹے مالا کے سفارتخانے میں جب سفیر صاحب سے ملنے کے لئے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پرانے سفیر صاحب کل واپس گوئٹے مالا جا رہے ہیں۔ ابھی نئے سفیر نہیں آئے۔ جب نئے سفیر آئیں گے تو پھر آپ سے رابطہ کریں گے۔

7۔ گھانا کے سفارتخانے میں وہاں کے ایک منسٹر سے خاکسار کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ فون پر ان سے اکثر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے سفیر صاحب انگلستان گئے ہیں کیونکہ وہ ورلڈ بنک کے ہمارے ملک کے نمائندہ بھی ہیں۔ وہاں میٹنگ سے جب واپس آ جائیں گے تو پھر آپ کے ساتھ ملاقات کا وقت لے لیا جائے گا۔

8۔ سیرالیون کے سفیر صاحب کے ساتھ بھی خاکسار کا فون پر رابطہ ہوا اور دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ رابطے کے اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مارچ 1991ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطے میں جو مساعی کی گئی اس بارے میں یہ لکھا گیا:

پریس کے ساتھ رابطہ

حضورؒ کے خطبات یکم فروری، 8 فروری، 15 فروری اور 22 فروری 1991ء سے اہم پوائنٹس نکالے گئے اور مکرم محترم میجر فضل احمد صاحب سیکرٹری پبلیکیشن کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ ان کا انگریزی ترجمہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے جو ترجمہ بھجوایا اس کا ایک پریس ریلیز تیار کیا گیا جو 24 پوائنٹس پر مشتمل تھا۔ یہ پریس ریلیز اپنے علاقہ کے 12 اخبارات کو دیا گیا جس میں سے 8 اخبارات نے انہیں شائع کیا۔ اکثر اخبارات نے پہلے تو شائع کرنے سے انکار کیا کہ یہ بہت بے ٹوک موقف ہے لیکن جب فون پر یا بذریعہ ملاقات ان کو یہ باور کرایا گیا کہ آپ کے ملک میں جب خیالات کی آزادی ہے تو پھر آپ ہمارے خیالات کو بھی شائع کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 اخبارات نے شائع کیا۔ ایک اخبار نے پورے کے پورے 24 پوائنٹس شائع کئے جبکہ دیگر اخبارات نے کم۔ کسی نے خبر کی صورت میں اور کسی نے لیٹر ٹو دی ایڈیٹر میں اور کسی نے Opinion والے صفحہ پر جگہ دی۔ الحمد للہ۔ اسی طرح رمضان المبارک کا بھی ایک پریس ریلیز 2 اخباروں کو دیا گیا۔ الحمد للہ۔

حضورؒ کی خدمت میں 8 مختلف اخبارات کے 9 تراشے ارسال کئے گئے ہیں۔ ایک اخبار نے مذکورہ بالا پریس ریلیز اور رمضان کے بارے میں ایک ہی خبر دی۔ اور ڈیٹن ڈیلی نیوز نے خاکسار کا رمضان کے بارے میں انٹرویو مسلمانوں کے دوسرے گروہ کے

ساتھ شائع کیا۔ TV کے چینل 2 اور چینل 22 سے بھی رابطہ ہے۔ الحمد للہ۔ ان سب اخبارات کا بذریعہ فون شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

اپریل 1991ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ کے سلسلہ میں حسب ذیل کام ہوا۔

ٹی وی چینل نمبر 2 نے خاکسار کے ساتھ فون پر رابطہ کیا کہ وہ ''کردوں'' کے مسائل کے بارہ میں خاکسار کا انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے شام کو ان کو بلا لیا اور انٹرویو دیا۔ اسی طرح چینل نمبر 22 کو بھی انٹرویو دیا۔ ہر دو چینلز نے شام کی خبروں میں خاکسار کا انٹرویو نشر کیا۔ اس کے علاوہ عید الفطر کے لئے بھی ہر دو چینل آئے اور شام کی خبروں میں ہماری عید کی جھلکیاں خبروں کے ساتھ دیں۔ حضورؒ کا عید کا پیغام بھی ہر دو ٹی وی چینلز کو دیا گیا۔

یہاں کے سب سے بڑے اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز نے بھی انٹرویو لیا اور وہ شائع ہوا۔ اسی طرح ''کردوں'' کے بارے میں بھی ایک اور اخبار نے خاکسار کا خط شائع کیا۔ اس سلسلہ میں مکرم ملک مسعود احمد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری امریکہ اور مکرم میجر فضل احمد صاحب سیکرٹری پبلیکیشن نے بھی خاکسار کی مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے ڈیلی ڈیٹن نیوز، فیئر بورن، زینیا گزٹ، Troy News، ہیوبر ہائٹس اور TV چینلز کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ڈائریکٹر صاحبان سے بھی رابطہ ہے۔ ایڈیٹر صاحبان اور رائٹرز کے ساتھ بھی فون پر بات چیت ہو رہی ہے۔

اس دوران خاکسار کا تبادلہ ڈیٹن سے ہیوسٹن ٹیکساس میں ہوا۔ وہاں جاکر پریس کے ساتھ رابطے کی جو کوشش کی گئی اس کی جھلک یہاں پیش کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو جو اپنی رپورٹ کی کاپی ملی وہ مئی 1992ء کی ہے۔

ہیوسٹن مئی 1992ء کی رپورٹ: اس رپورٹ میں خاکسار نے لکھا کہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ یہاں کے ٹی وی کے قریباً 4 چینلز والوں کے ساتھ مسلسل رابطہ کیا جا رہا ہے۔ ان سب کو اپنی تقاریب میں آنے کی دعوت دی جا رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ الحمد للہ اخبارات نے خبریں دینی شروع کر دی ہیں۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر (ہیوسٹن میں) دوسرے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ہم عددی لحاظ سے ان کے مقابلہ پر کم ہیں۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ اس کی مثال یہ ہے کہ گزشتہ عید پر مسلمانوں نے جو اپنا پریس ریلیز دیا اس میں لکھا تھا کہ وہ یہاں پر 20 ہزار کی تعداد میں ہیں۔ لیکن جو پریس ریلیز ہم نے بھجوایا تو اس میں صرف عید الفطر کی اسلام میں اہمیت کے بارے میں اور عید کے پروگرامز کے بارے میں لکھا تھا۔ اس پر پریس اور میڈیا والوں نے ہم سے فون پر پوچھا کہ آپ کو کتنے لوگوں کی آمد متوقع ہے کہ وہ عید الفطر پر حاضر ہوں گے (یاد رہے اس وقت ہماری تعداد کم وبیش 200/250 تھی۔ اگر ارد گرد کی جماعتیں جب آجاتی تھیں تو تعداد میں سوڈیڑھ سو کا مزید اضافہ ہو جاتا تھا) خاکسار نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ: خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ناامید نہیں ہیں۔ تبلیغ کے ذریعہ اپنی تعداد بڑھاتی ہے اور پریس کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنا ہے اور وقت آئے گا کہ یہ لوگ احمدیت کی خبریں بھی شائع کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ خاکسار نے ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع کرایا۔ اس رپورٹ کے لکھنے تک متعدد عیسائیوں کے گالیوں سے بھرے فون بھی آئے لیکن اور لوگوں نے اچھے ریمارکس بھی دیئے۔ ان شاء اللہ اس سے بھی تبلیغ کی راہ کھلے گی۔

کل 12 تراشے ارسال کئے گئے ہیں۔ ایک اخبار نے پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں پوری رپورٹ شائع کی ہے۔

اس رپورٹ پر مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) نے یہ نوٹ دیا۔

''الحمد للہ بہت اچھا کام کیا گیا ہے۔ جماعتی بھی اور پریس سے رابطہ بھی تراشے اور دوسری رپورٹ بھی مل گئی ہیں۔'' دستخط مرزا مظفر احمد 6/8/92

مارچ 1993ء کی رپورٹ کا پریس کے ساتھ رابطے، ردعمل اور اچھے نتائج پر مشتمل حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

وائس آف ایشیا: یہ اخبار ہندوستانیوں کا ہے۔ 7ہزار کے قریب اس کی اشاعت ہے۔ قریباً پاکستانی، ہندوستانی، بنگلہ دیش لوگ خصوصیت کے ساتھ اسے پڑھتے ہیں۔ اس میں Promised Messiah has Come کا 13 ہفتوں کے لئے اشتہار دیا گیا۔ بہت سے پاکستانیوں اور بنگالیوں کو بذریعہ فون جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ چند نمونے حضورؒ کی خدمت میں پیش ہیں۔ ایک خاتون مکرمہ عابدہ اکمل صاحبہ نے پہلے ہی دن ایک گھنٹہ فون پر بات کی۔ انہیں جماعت کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بتایا۔ وہ اپنے مولویوں کو ظالم اور برا بھلا کہہ رہی تھیں۔ مجھے فرمانے لگیں کہ آپ ایک مضمون ضرور اخبار میں لکھیں کہ آپ لوگ مسلمان ہیں۔ پھر اس نے براہین احمدیہ منگوائی۔ خاکسار نے اگلے دن براہین احمدیہ اور دوسرا لٹریچر بھی اسے بھجوایا۔ اس کا شکریہ کا فون آیا۔ پھر اسے حضورؒ کا جماعۃ الوداع کی ویڈیو کیسٹ بھجوائی۔ اس کا پھر شکریہ کا فون آیا۔ اسی طرح اس خاتون کے ساتھ رابطہ ہے۔ اسی طرح ایک اور دوست انور صاحب نے کال کی۔ انہوں نے لٹریچر منگوایا۔ اسی طرح ایک بنگالی دوست نے احمدیت کے بارے میں فون پر ہی نصف گھنٹہ تک معلومات حاصل کیں۔ خصوصاً عید سے ایک روز قبل اسی اخبار سے بے شمار مسلمانوں نے ہم سے عید کا پوچھا۔ کیونکہ مسلمانوں نے اگلے دن عید منائی تھی۔ ہماری عید کی خبر اس اخبار میں بھی آئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹی وی پر بھی آئی۔ ہماری ایک امریکن بہن کا انٹرویو بھی عید کے بارے میں ٹی وی پر نشر ہوا۔ الحمد للہ۔

ٹی وی کے چینل نمبر 13 پر جو یہاں کا سب اہم چینل ہے، یہ جماعت کی پہلی خبر تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

ایک اور پاکستانی دوست مکرم راجہ آصف صاحب بھی زیر تبلیغ ہیں۔ دو مرتبہ تو یہ حضورؒ کا خطبہ جمعہ بھی سن چکے ہیں۔ انہیں مزید خطبات کی کیسٹ دی جا رہی ہے۔ اچھے سلجھے ہوئے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔

3 نائیجیرین دوست مسجد آنا شروع ہوئے ہیں۔ انہیں بھی لٹریچر دیا ہے۔ ان میں سے ایک کے بھائی تو نائیجیریا میں احمدیہ کلینک میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ لیکن یہ خود احمدی نہیں ہیں۔

2 بعض سیرالیونین سے بھی رابطہ ہوا ہے۔

ایک مارکیٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر سات پاکستانیوں اور انڈین سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی عید کا موضوع بنا کر اپنے ہی مولویوں کو برا بھلا کہا۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ مولوی کے چنگل سے نجات حاصل کریں اور پھر احمدیت کے بارے میں ابتدائی باتیں بھی ہوئیں۔

اخبار وائس آف ایشیا میں اشتہار کی وجہ سے اور پھر ٹی وی پر خبر آنے کی وجہ سے مسلمانوں میں بڑا شدید ردعمل ہوا ہے۔ ہمیں بھی دھمکیوں والے فون آتے رہے اور ٹی وی والوں کو بھی۔ عید کے روز ہم نے پولیس کو اطلاع کر دی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امن رہا۔

ایک نائیجیرین مسلمان کے گھر گیا۔ اس کے گھر بچہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے کان میں اذان بھی دی اور اسے تحفہ بھی دیا۔

پریس سے بھی رابطہ رہا۔ یہاں کے سب سے بڑے اخبار Houston Chronicle میں ہماری عید کی اطلاع کی خبر کے ساتھ حضور انور کے لائیو خطبہ کا اعلان بھی شائع ہوا اور ہماری خبر کے نیچے دوسرے مسلمانوں کی خبر آئی۔ اس اخبار کی اشاعت ہفتہ و اتوار کو 6 لاکھ سے زائد ہے۔

ٹی وی پر بھی ہزاروں لوگوں نے ہماری عید کا منظر دیکھا۔ جبکہ باقی مسلمانوں کی کوئی خبر نہیں آئی۔

Houston Post نے اگرچہ خبر تو نہ دی لیکن عید کا اور درس قرآن کا کیلنڈر والے سیکشن میں تھوڑا سا ذکر کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ وائس آف ایشیا میں ایک خط بازنیا کے بارے میں شائع ہوا۔

یونیورسٹی آف آسٹن میں احمدیہ بک سٹال

آسٹن جو TX کا دارالخلافہ ہے، ہیوسٹن سے 150 میل دور ہے۔ اس یونیورسٹی میں ہمارے 4 نوجوان طلباء زیر تعلیم ہیں۔ انہوں نے چند روز ہوئے احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ آرگنائزیشن کے تحت اپنی رجسٹریشن کرائی اور 30-31 مارچ کو دو دن یونیورسٹی کے زیر اہتمام مختلف ممالک کا کلچرل شو تھا۔ ہمارے طلباء نے بھی اجازت لی۔ ہیوسٹن سے ہم قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور دوسری کتب اور لٹریچر ساتھ لے کر گئے اور دو دن سٹال لگایا۔ ہمارے سٹال پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکن اور افریقن امریکن کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، ایران، کویت، یمن، الجزائر، چین، جاپان، فلپائن، ملائیشیا، فلسطین، کوریا، مصر، تیونس، انڈونیشیا کے ملکوں کے طلباء آئے اور اپنی اپنی زبانوں میں تراجم قرآن کریم دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور لٹریچر بھی لے کر گئے۔

سٹال پر جماعت احمدیہ کا بینر بھی آویزاں تھا۔ ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ وہ عرصہ 5 سال سے یہاں رہ رہا ہے۔ اس کا ایک بھائی بھی ہے۔ اس سٹال کے لگانے سے دو احمدی بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مل گئے۔ الحمد للہ

ایک اور نوجوان آیا اس نے کہا میں حیدرآباد دکن سے ہوں اور اس وقت میری ''احمدیت'' پر Presentation ہے اس کے سوال کے جواب دیئے اس نے ''مرزا غلام احمد'' کتاب بھی

خریدی۔

اس موقعہ پر یونیورسٹی کی طرف سے Human Rights پر ایک ریلی بھی ہو رہی تھی۔ خاکسار ریلی کے چیئرمین کے پاس گیا اور تقریر کرنے کے لئے وقت مانگا۔ انہوں نے خوشی کے ساتھ 5 منٹ اجازت دی۔ حالانکہ صرف یونیورسٹی کے طلباء ہی جو کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آسکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی ایک موقعہ پیدا کر دیا۔ تقریر کے بعد طلباء نے خوب تالیاں بجائیں۔ خاکسار سے پہلے ایک مسلمان طالبعلم کی تقریر تھی۔ اگلے دن خاکسار نے ان سب کو جوبلی کے Pens کا تحفہ دیا۔ ایک پاکستانی نوجوان حذیفہ بھی Human Right انٹرنیشنل کی تنظیم میں کام کرتا ہے اس سے بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا آئندہ آپ کو بھی بلائیں گے۔

بہت سے لوگ ہمارے سٹال پر Jesus in India اور Where Did Jesus Die کی کتب دیکھ کر حیران ہوئے اور انہوں نے یہ کتب خریدیں۔ ایک اندازے کے مطابق قریباً 200 طلباء ہمارے سٹال پر آئے، قریباً 80 طلباء نے سوالات کئے، 60 طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ 55 ڈالر کی کتب اور لٹریچر فروخت ہوا۔ الحمدللہ

بعض مسلمان طلباء نے جن میں مصری اور پاکستانی تھے ہمارا سٹال دیکھ کر بہت جوش دکھایا۔ ایک مصری تو غصے میں تھا کہ آپ لوگ کافر ہیں۔

بہرحال اس سٹال سے آسٹن میں ایک ہلچل مچی ہے۔ خاکسار نے اپنے نوجوانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا مطالعہ بڑھائیں اور سوال و جواب کی مجالس کریں۔

نوٹ: ہمارے یہ طلباء جن میں مکرم ناجیل محمود احمد صاحب، مکرم خالد کڑک صاحب، مکرم حماد ملک صاحب اور سید نعمان خضر صاحب ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کر کے اب مختلف مقامات پر نہ صرف جاب کر رہے ہیں بلکہ دینی خدمات بھی احسن رنگ میں بجالا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بہت اخلاص کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ تبلیغ و تربیت کے کاموں میں حصہ لیا۔

مئی 1993ء کی رپورٹ (ہیوسٹن) میں خاکسار نے لکھا کہ:

1۔ مکرم جاوید راج صاحب سے مسلسل رابطہ ہے۔ ان سے تبلیغی اشتہار کے ذریعہ رابطہ ہوا تھا۔ انہیں لٹریچر بھجوایا گیا وہ انہوں نے آگے اپنے مولوی صاحب کو دیا ہے۔ فون پر جاوید صاحب سوالات کرتے رہتے ہیں۔ اب کہہ رہے تھے کہ ان کے گھر ایک نشست ہوجائے جس میں ان کے مولوی صاحب اور ایک دو دوست اور ہوں گے۔

2۔ محترمہ عابدہ اکمل صاحبہ سے بھی دو مرتبہ فون پر تفصیلی بات ہوئی۔ وہ براہین احمدیہ پڑھ رہی ہیں۔

3۔ ایک دوست جو شیخوپورہ ماناوالے کے ہیں سے فون پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے بھی ہمارا تبلیغی اشتہار پڑھا تھا۔ سب سے پہلے درثمین کا مطالبہ کیا جو انہیں دے دی گئی۔ یہ ربوہ آکر حضور کی تقاریر جلسہ سالانہ کی سنتے رہے ہیں۔ اب جمعہ میں باقاعدگی کے ساتھ آرہے ہیں اور حضور کا خطبہ سن کر جاتے ہیں۔ ان کا نام ہاشم خان صاحب ہے۔ انہیں محضرنامہ بھی دیا گیا تھا ایک ہفتہ میں پڑھ کر واپس کر گئے اب دعوۃ الامیر لے کر گئے ہیں۔ عنقریب پاکستان میں جائیں گے۔ اچھے صاحب ذوق شاعرانہ طبیعت رکھنے والے ہیں۔

4۔ ایک دوست رابرٹ آشٹن نے فون کیا وہ اپنے کسی مقصد سے فون کی ڈائریکٹری دیکھ رہے تھے کہ انہیں احمدیہ کے تحت ہمارا فون ملا۔ انہوں نے کہا کہ وہ 50ء میں احمدی ہوئے تھے لیکن اس کے بعد سے رابطہ نہیں رہا کبھی کہیں اور کبھی کہیں۔ ان کے ساتھ فون پر مسلسل رابطہ ہے یہ کافی دور رہتے ہیں۔ 55 سال سے زائد کی عمر بتاتے ہیں۔ کار وغیرہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جاب کرتے ہیں۔

5۔ برادر محمد جاہ آف سیرالیون جو زیر تبلیغ ہیں ان کے ساتھ فون پر بھی رابطہ رہا اور مشن بھی تشریف لائے۔ یہ بیعت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہیں۔

6۔ اسی طرح ایک اور دوست محمد عبداللہ صاحب آف نائیجیریا۔ یہ نائیجیریا بھی گئے تھے۔ جانے سے پہلے ملے تو کہنے لگے کہ ایک سوال ہے میں نے کہا پوچھیں۔ کہنے لگے کہ احمدیت ٹھیک ہے میں نے کتب پڑھ لی ہیں لیکن احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اب میں نائیجیریا اپنے گاؤں 2 ہفتوں کے لئے جا رہا ہوں کیا کروں گا؟ اسے سمجھایا گیا کہ کیا کرنا ہے۔ پھر سفر کے لئے اسے دعوۃ الامیر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا۔ وہاں اس کے گاؤں کے امام صاحب کے لئے بھی یہی کتاب دی گئی۔ وہ واپس آگئے ہیں کہنے لگے کہ امام صاحب شکریہ بھی ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کتاب پڑھ کر کہا کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے ٹھیک ہے اور آگے وہ کتاب دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(نوٹ: یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوئے اور اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کی ایک سٹیٹ کے گورنر ہیں۔ گزشتہ دنوں نائیجیرین احمدی وفد بھی انہیں ملنے گیا تھا۔ میرے ساتھ ابھی تک ان کا رابطہ ہے۔ الحمدللہ)

7۔ ایک خاتون نے ہمارا تبلیغی اشتہار پڑھا جن کا نام تنویر الرحمٰن ہے۔ انہوں نے لٹریچر کا مطالبہ کیا جو فوراً بذریعہ Mail انہیں بھجوایا گیا۔

8۔ ایک اور دوست سعید اقبال صاحب نے فون کیا کہ انہوں نے بھی تبلیغی اشتہار پڑھا ہے۔ وہ مڈل ایسٹ سے آئے ہیں اور لٹریچر چاہتے ہیں خاکسار فوراً خود جا کر نہیں جہاں انہوں نے کہا تھا لٹریچر پہنچایا۔ پھر ان کا شکریہ کا فون بھی آیا۔ اس وقت وہ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

9۔ ایک اور شخص کا جمعرات کی رات کو ساڑھے گیارہ بجے فون آیا کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ صاحب کا خطبہ جمعہ کس وقت کس چینل پر آئے گا جو نہیں بتایا گیا۔ کہنے لگے میرے پاس تو ڈش انٹینا نہیں ہے خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ یہاں آجایا کریں یا اپنا ایڈریس دے دیں ہم ریکارڈ کر کے آپ کو Mail کر دیا کریں گے۔

10۔ راجہ آصف صاحب اور ان کے دوست خالد صاحب سے بھی بذریعہ فون رابطہ ہے۔ انہیں بھی اسلامی احکامات پر عمل کی تلقین کی جاتی ہے کتب وغیرہ پڑھنے کا ان کے پاس وقت نہیں ہے۔

11۔ ایک جاپانی اور ایک امریکن پادری جو کہ ''سن مون'' کے پیروکار ہیں، مشن آئے ان کے ساتھ بذریعہ فون رابطہ ہوا تھا۔ وہ تین مرتبہ مشن بھی آچکے ہیں۔ انہیں Life of Mohammad ہر دو کو ایک ایک کتاب تحفہ دی گئی۔

''Rev Moon'' کو کورین میں قرآن کریم۔ ان کے پیروکاروں نے ڈاؤن ٹاؤن ہیوسٹن میں ایک جلسہ کیا جس میں Rev Moon نے 1½ گھنٹہ تقریر کی۔ اس موقعہ پر خاکسار بھی مدعو تھا۔ خاکسار جماعت کے ممبران (5 ممبران) کے ساتھ وہاں گیا۔ اس موقعہ پر ان کی تقریر کے بعد خاکسار کو بھی موقعہ دیا گیا۔ خاکسار نے جماعت کا مختصر تعارف کرایا اور انہیں کورین زبان میں قرآن کریم دیا۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی اور لائف آف محمد انگریزی میں دی گئی۔ ان کی طرف سے شکریہ کا خط بھی آیا۔ حاضرین نے بھی اسے بہت پسند کیا۔ قریباً 7 سو کی حاضری تھی۔ (اس کی خبر بھی اخبار میں آئی)

پریس سے رابطہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں پریس اور ٹی وی کے ساتھ مسلسل رابطہ رہا۔ ہمارے ہونے والی تقریبات کی 9 خبریں یہاں کے 4 مختلف اخبارات میں آئیں۔ یہ تبلیغ کا بھی ذریعہ بنیں الحمدللہ اور اس کے ذریعہ رابطے بڑھے۔ Promised Messiah has come. کا اشتہار 4 مرتبہ اس ماہ میں شائع ہوا۔ Voice of Asia نے اس سلسلہ میں بہت تعاون کیا۔ الحمدللہ۔ انڈو پاک کیمونٹی میں جماعت کا خوب خبروں کے ذریعہ اور اشتہار کے ذریعہ چرچا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

جولائی 1992ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطہ اور پھر اس کے نتائج کے بارے میں اور اس سے جو تبلیغی فوائد حاصل ہوئے، کے بارے میں لکھا:

1۔ حضور انور نے جو جلسہ سالانہ امریکہ کے لئے پیغام دیا تھا اس کی روشنی میں افریو امریکن کیمونٹی میں جا کر تبلیغ کرنے کا لائحہ عمل تجویز ہوا اور اس پر عمل کیا گیا۔ پہلے دن خاکسار اور مکرم رانا کلیم صاحب اس علاقہ میں گئے۔ ایک میز لگا کر کتب رکھی گئیں اور ہم دونوں نے 4 گھنٹے تک اس علاقہ میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ اس دوران وہاں پر چرچ والوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان سب کو لٹریچر دیا گیا۔ انہوں نے تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اگلے روز کلیم صاحب، عامر ایوبی صاحب، مرزا مظفر صاحب اور خاکسار ان کے چرچ گئے۔ ان کی باتوں کو ہم نے سنا پھر انہوں نے خاکسار کو تقریر کے لئے بلایا۔ موقع کی مناسبت سے خاکسار نے 20 منٹ تقریر کی اور عجیب اتفاق ہے کہ بائبل کا جو حصہ انہوں نے حاضرین کو سنایا اس میں آنحضرت ﷺ کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ بس اس کو خاکسار نے موضوع بنایا اور اس طرح تبلیغ کا اچھا موقع میسر آیا۔ اب مہینے میں کم سے کم دو مرتبہ اسی جگہ جا کر تبلیغ کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور کی خدمت میں دعا کی خاص درخواست ہے۔

2۔ ہمارا تبلیغی اشتہار Voice of Asia میں آرہا ہے لوگوں کے فون آتے ہیں۔ ایک شخص مکرم جاوید راج صاحب سے کافی عرصہ سے فون پر بات ہو رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مولوی صاحب کے ساتھ خاکسار کی گفتگو اپنے گھر میں رکھی۔ ہم مندرجہ ذیل دوست اُن کے گھر گئے۔ مرزا مظفر صاحب، داؤد منیر صاحب، کلیم صاحب، ڈاکٹر شیخ اعجاز صاحب اور خاکسار۔ موضوع ہم نے پہلے ہی طے کر لیا تھا کہ وفات مسیح ہوگا۔ انہوں نے اپنا موضوع معراج، مردوں پر فاتحہ، قرآن خوانی اور آنحضرت ﷺ نور تھے یا بشر رکھا۔ ان کے مولوی صاحب انتہائی سخت کلام تھے۔ جو کچھ عرصہ قبل ہندوستان سے آئے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے احسن پیرایہ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق دی۔ اس بات کو انہوں نے بھی فون پر تسلیم کیا۔ وہ کہنے لگے

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کہ ہم یقیناً اپنے مولوی صاحب کے رویہ سے پریشان تھے۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان سے مولوی صاحب آرہے ہیں ان کے ساتھ گفتگو ہوگی۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ (خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں یہ گفتگو بہت موثر ثابت ہوئی تھی جس کا انہوں نے اعتراف بھی کیا تھا۔ الحمدللہ)

3 ۔ایک شاپنگ سنٹر میں بھی ایک ناصر اور 5 اطفال اور ایک خادم نے 100 کاپیاں پمفلٹ کی تقسیم کیں۔

4۔ پریس میں ایک تبلیغی اشتہار اردو زبان میں مسیح موعودؑ کی آمد کے بارے میں شائع کرایا۔ 2 آدمیوں نے مزید رابطہ کیا۔ ایک کے تو گھر جاکر نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اور انہیں پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ ایک نے بذریعہ Mail لٹریچر منگوایا۔انہیں بھی فوری Mail کر دیا گیا۔ اب یہ اشتہار عرصہ زیر رپورٹ میں 2 ایشین اخباروں میں 4، 4 مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

5 ۔ عابدہ اکمل صاحبہ کا ذکر خاکسار کئی مرتبہ اپنی رپورٹ میں کرچکاہے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ یہ اپنے خاوند کو لے کرمشن ہاؤس بھی آئی ہیں اور خاکسار بھی ان کے گھر گیا تھا۔ اس کے بعد وہ مشن بھی آئے۔

یہاں (ہیوسٹن) کے سب سے بڑے اخبار ہیوسٹن کرانیکل کے مذہبی سیکشن کی ایڈیٹر کو خاکسار نے گھر بلایا تھا۔ انہوں نے یہ دعوت قبول کر لی۔ ان کے ساتھ اخبار کی فوٹو گرافر بھی تھیں۔ انہوں نے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ صفیہ سلطانہ خانم صاحبہ کا بھی انٹرویو کیا۔ خاکسار کی اہلیہ سے بھی انہوں نے اسلام کے بارے میں سوالات کئے (جن میں خواتین کا پردہ، بچوں کی تربیت اور دیگر امور شامل تھے) خداتعالیٰ کے فضل سے یہ انٹرویو انہوں نے شائع بھی کیا۔ الحمدللہ

تبلیغی اشتہار اس ماہ 2 اخباروں میں شائع ہوا اس سے قبل یہی اشتہار 4-4 مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ کل 9 تراشے بھجوائے گئے۔

پریس کے ساتھ رابطہ میں یہ بات بھی اہم ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر ایک خط مکرم کرنل فضل احمد صاحب کی مدد سے لکھ کر یہاں کے اخبارات کو بھجوایا گیا پھر جلسہ سالانہ یوکے کے موقعہ پر حضور کی (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی تقاریر کا خلاصہ لکھ کر اخبارات کو پریس ریلیز کی شکل میں بھیجا گیا۔ ایک اخبار نے لندن کے حوالہ سے خبر دی۔ خاکسار نے ہر دو خبروں کی کاپیاں لندن حضورؒ کی خدمت میں بھجوائیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔حضرت میر محمد اسحٰقؓ یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہوگیا۔حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صدسالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاؐ کی اس پیاری حدیث کے مصداق بنیں۔جس میں آپؐ فرماتے ہیں ۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے دعا اور تعلق باللہ میں بڑھنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 2 اکتوبر 2020ء میں فرمایا:

’’پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی آجکل بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولویوں اور حکومت کے اہلکاروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہاں پھر مخالفت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے قانون کے محافظ نہ صرف یہ کہ انصاف کو نہیں جانتے بلکہ اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور جو مولوی کہتا ہے اس کے پیچھے چل رہے ہیں شاید اپنی جان بچانے کے لئے میرا خیال ہے کہ سیاسی استحکام شاید ان کو اسی طرح مل جائے لیکن یہ ان کی بھول ہے یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہی چیز ان کی تباہی کا ذریعہ بنے گی ہم تو پہلے بھی ان تکلیفوں سے گزرتے رہے ہیں۔ اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد سے گزر جائیں گے لیکن ان کی یہ حرکتیں اگر یہ باز نہ آئے تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ پس احمدی آجکل بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھیں خاص طور پر پاکستان میں رہنے والے احمدی، باہر رہنے والے احمدی بھی جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جلد آئے اور ان مشکلات سے وہاں کے رہنے والے احمدی چھٹکارا پا سکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 2 اکتوبر 2020ء)

11 نومبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	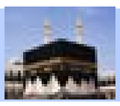	05:10	17:10
مدینہ منورہ	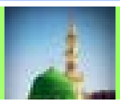	05:14	17:36
قادیان	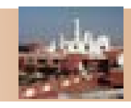	05:30	17:31
ربوہ		05:09	17:11
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:44	16:20